اللہ کی زمین اللہ کا نظام
رزق کی مساوی تقسیم
ہفت روزہ
جنت پاکستان نیوز
چیف ایڈیٹر: صدام حسین
ڈاکٹر اثرالاسلام سید
18 اپریل تا 24 اپریل
شمارہ نمبر 58

ڈاکٹر اثرالاسلام سید (امیر جنت پاکستان پارٹی)

جنت پاکستان پارٹی کے زیراہتمام جنت منزل لاہور میں مختلف سیاسی جماعتوں کا اجلاس جس میں آئندہ کے لائحہ عمل پر بات چیت

جنت منزل لاہور میں جنت پاکستان پارٹی کے زیراہتمام رجسٹرڈ سیاسی جماعتوں کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی اس موقع پر عوامی فلاحی پارٹی کے چیر مین شیراز الطاف نے کہا کہ ہمیں بڑی سیاسی جماعتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے چھوٹی جماعتوں پر مشتمل ایک اتحاد بنانا چاہیے جس میں رجسٹرڈ سو کے قریب جماعتوں کو شامل کرنا چاہیے اور ان لٹیروں وڈیروں کے خلاف جدوجہد کرنی چاہیے اور عوام کو بتانا چاہیے کہ یہ آپ کے خیر خواہ نہیں بلکہ آپ کا خون چوس کر اپنے بچوں کی خیر خواہی کر رہے ہیں اور ان کے لیے اربوں اکھٹے کر رہے ہیں ان مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں اکھٹے ہونا ہوگا اس موقع پر جنرل سیکریٹری جنت پاکستان پارٹی صدام حسین نے کہا اس اتحاد کو کامیاب بنانے کے لیے ہم ہر ممکن کوشش کریں گے اور ہمارا تعاون ہمیشہ سب کے ساتھ رہے گا ان کا مزید کہنا تھا کہ ہمیں ایک باقاعدہ مہم کا آغاز کرنا چاہیے جس سے نوجوانوں کو آگے لانے کے لیے سب جماعتیں اپنا کردار ادا کریں اس ملک کی تقدیر بدلنے میں ملک کے نوجوان اپنا اہم کردار ادا کر سکتے ہیں ان کا مزید کہنا تھا کہ یہ ایسا وقت ہے کہ جب غریب عوام کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں نوجوان کے لیے روزگار کے مواقع نہیں ہمیں آگے بڑھنے کے لیے ان کے پاس جانا ہوگا اور ان کو سیاسی شعور دینے میں اپنا اہم کردار ادا کرنا ہوگا اس موقع پر مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے بھی اپنی پارٹی کا موقف رکھا اور آئندہ کے لائحہ عمل کے حوالے سے اپنی اپنی تجویز دی اور آخر میں اس بات پر سب نے اعتماد کا اظہار کیا اور یہ کہا کہ عید بعد کے اجلاس رکھے گے اور باقاعدہ اپنی جدوجہد کا آغاز کریں گے۔

دوسرا رخ ۔۔۔ امریکی خط

ہمارے علم کے مطابق یہ کوئی باضابطہ لیٹر نہیں ہے- امریکہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر ڈونلڈ لیو اور پاکستانی ایمبیسیڈر اسد مجید کے درمیان ایک ملاقات ہوئی- ضابطہ کی کاروائی کے مطابق ایسی ملاقات کے notes بطور minutes of the meeting لئے جاتے ہیں- یہ ایک معمول کی میٹنگ تھی--جس میں ایسے امور بھی زیر گفتگو رہے جو ایک منتظم اپنے زیر انتظام علاقہ کے انتظام کے بارے کرتا ہے-

(یہ امر تو روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہم 1947 سے آزاد ہونے کی ایکٹنگ تو کر رہے ہیں- لیکن ہم درحقیقت آزاد نہیں ہیں- ہندوستان ایک ملک کے طور پر آزاد ہوا- جبکہ ہم نے ایک تجربہ گاہ علیحدہ کرائی جو 1971 میں مزید منقسم ہوگئی-)

اب یہ minutes of the meetings کو لیٹر کا درجہ دے دینا انتہائی حماقت کی بات اور دنیا میں خود ذلیل و رسوا ہونے والی بات ہے- اس قسم کی بات کا جواب اس طرح دینا اپنے ملک اور عوام کو مزید رسوا کرنے والی بات ہے- عمران خان اسوقت ایک وزیراعظم تھا- عمران خان نہیں تھا-

اگر ملک کے وزیراعظم کو مخاطب کر کے براہ راست خط نہیں بھیجا گیا- تو یہ نقاط لیٹر کی تعریف میں نہیں آتے- عمران خان نے مذہبی چورن کے ساتھ ساتھ اس لیٹر والے معاملہ کو اچھالا اور اس کے پیچھے چھپنا چاہا- لیکن حالات بد سے بدتر کی طرف جاتے گئے- ریاست بنا لینا آسان ہوتا ہے- لیکن ریاست کو کنٹرول کرنا مشکل ہوتا ہے- یہی عمران خان کے ساتھ ہوا-

لیٹر والا معاملہ مکمل مس ہینڈلنگ اور وزیراعظم جیسی حساس سیٹ رکھنے والے فرد کی طرف سے اس کا پرچار محض نالائقی اور رموز مملکت سے نابلد ہونے کا واضع اظہار ہے-

تحریر: میاں جاوید اقبال

جنت منزل، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج ڈاکٹرز کوپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی (ڈاکٹر سوسائٹی)، نیو ڈیفنس روڈ، لاہور
www.jannatpakistan.com/jannatpakistannews786@gmail.com:0301-5758 221

ہمارا فرسودہ تعلیمی نظام اور نصاب کی پیچیدگیاں آخری حصہ

اداریہ

آخر میں جس کو نوکری نہیں ملتی وہ مایوس ہو کر تھک ہار کر پڑھانے کا پیشہ اختیار کر لیتا ہے۔ طاب جو شخص مجبوری کی حالت میں اس پیشے کو اپناتا ہے وہ کیسے اس قوم کو علم کی روشنی سے منور کر سکتا ہے۔ انگریزی کے اساتذہ وہ ہوتے ہیں جن کو انگریزی تک بولنی نہیں آتی۔ اسلامیات اردو تو کوئی بھی پڑھا سکتا ہے۔ جب مہارت نہیں اس ایک مضمون میں کوئی ڈگری نہیں تو کیسے وہ بچوں کے مستقبل کو داؤ پر لگا سکتے ہیں؟ یہ ایک سوالیہ نشان ہے جسکا کسی کے پاس کوئی جواب نہیں۔

پھر آتا ہے ہمارا تعلیمی نظام جس میں کوئی قوانین نہیں کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں۔ بس ہر گلی کے کونے پر اسکول کھول دیا جاتا ہے یا کھولنے کا لائیسنس دے دیا جاتا ہے۔ ان اسکولوں کے وسائل نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ فیس کم رکھی جاتی ہے اسی وجہ سے اچھے استاد مہیا نہیں ہوتے۔ چونکہ گورنمنٹ اسکولوں کا ان سے بھی زیادہ برا حال ہوتا ہے لہذا لوگ مجبور ہوتے ہیں کہ ان گلی محلوں کے اسکولوں میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوائیں جہاں اساتذہ بھی اسی گلی محلے کے ہوتے ہیں کیونکہ اس طرح ان کے آنے جانے کا کرایہ بچ جاتا ہے اور اسکول کو کم تنخواہ پر استاد مل جاتا ہے اب بچہ کیا سیکھتا ہے اس کی کسی کو پرواہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ اسکولوں کو صرف ایک کاروبار کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے۔

ہمارے ہاں بھیڑ چال کا رواج ہے۔ سب ایک دوسرے کی پیروی کرتے ہیں۔ فلاں کا بیٹا انجینیئر ہے تو میرا بیٹا بھی انجینیئر ہی بننا چاہیئے۔ فلاں کی بیٹی ڈاکٹر ہے تو بس میری بیٹی بھی ڈاکٹر ہی ہونی چاہیئے۔ عام طور پر تصور کیا جاتا ہے کہ میرا بچہ نالائق ہے کسی قابل نہیں۔ والدین یہ نہیں سوچتے کہ بچے کا رجحان کس طرف ہے اسے اسی فیلڈ میں تعلیم حاصل کرنے دی جائے۔ ہر بچہ دوسرے بچے سے مختلف ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات ہم بھول جاتے ہیں۔

اس رویے کے پیچھے بھی کئی محرکات کارفرما ہیں۔ ایک تو یہ کہ والدین اور بچوں کی کیریئر کونسلنگ نہیں کی جاتی۔ اب پھر بھی بڑے شہروں میں کونسلنگ کا نام سننے میں آتا ہے لیکن ان اداروں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے اور ان کی فیس بہت زیادہ ہے کہ ایک عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہے۔

ترقی یافتہ ممالک میں اساتذہ کو خاص طور پر ٹریننگ دی جاتی ہے اور اس پیشے کو خاص احترام حاصل ہے۔ جبکہ ہمارے ہاں ان کو تنخواہوں سے بھی محروم رکھا جاتا ہے۔

ہمارے ملک میں نااتفاقیوں کا راج ہے۔ جو قوم ایک چاند پر متفق نہیں ہو سکتی وہ ایک نصاب پر کیسے متفق ہو سکتی ہے۔ ہر صوبے کا اپنا نصاب ہے جس کی وجہ سے تعلیمی نظام کا کوئی معیار نہیں رہا۔

اس کے علاوہ پرائیویٹ اور گورنمنٹ اسکولوں حتٰی کہ میٹرک، او اینڈ اے لیول کے نمایاں فرق کی وجہ سے بھی احساس کمتری بڑھتا جا رہا ہے۔ ہماری تعلیم کا معیار انگریزی کو سمجھا جاتا ہے۔ جس کی انگریزی اچھی ہے اس کو بہت ذہین اور قابل سمجھا جاتا ہے۔ اسی کو آگے ترقی کے مواقع بھی حاصل ہوتے ہیں ۔ اگر تعلیمی میدان میں نمایاں تبدیلیاں نہ کی گئیں تو ہمارا تعلیمی معیار بہت گر جائے گا۔

میرے خیال میں درج ذیل نکات پر غور و فکر کی ضرورت ہے۔

1 گورنمنٹ کے اسکولوں پر کام کیا جائے اس کے معیار میں بہتری لائی جائے۔ اچھے اور معیاری اساتذہ میرٹ پر بھرتی کئے جائیں۔ ان کو ٹریننگ دی جائے۔ ان اساتذہ کو وقت پر تنخواہیں دی جائیں۔ چیک اینڈ بیلنس رکھا جائے۔ جب گورنمنٹ کے اسکولوں کا معیار بہتر ہوگا تب کوئی پرائیویٹ اسکولوں کو اتنی فیس نہیں دے گا اس کے علاوہ یہ فرق بھی مٹ جائے گا۔

2 تمام صوبوں کا نصاب ایک کیا جائے تاکہ پورے ملک میں ایک ہی معیار کو قائم کیا جا سکے۔

3 فرسودہ اور صدیوں پرانا نصاب بدلا جائے۔ بچوں کو اسکلز سکھائی جائیں ان کے شوق اور رجحان کو دیکھتے ہوئے ان کی تربیت کی جائے تاکہ وہ دورانِ تعلیم ہی اپنا جیب خرچ اٹھا سکیں۔

4۔ اردو نصاب میں شاعروں کی زندگیوں اور عشقیہ شاعری کو رٹوانے کی بجائے ان کی تربیت کی جائے اردو کے رموز سکھائے جائیں اپنی قومی زبان کو آسان بنا کر سکھایا جائے تاکہ اس کو فروغ دیا جا سکے۔

5۔ اسلامیات میں قرآنی آیتوں کو ترجمے کے ساتھ شامل کیا جائے تاکہ قرآن مجید کی سمجھ پیدا ہو۔ جب سمجھ ہوگی تبھی ہمارا عمل سدھرے گا۔

6۔ نصاب میں وہ پڑھایا یا سکھایا جائے جس سے عملی زندگی میں فائدہ ہو۔ تھیوری کی بجائے پریکٹیکل کو فروغ دیا جائے۔

7۔ لائبریری کے استعمال کو فروغ دیا جائے ۔

8۔ غریب اور متوسط طبقے کے لئے وظائف مقرر کئے جائیں تاکہ وہ لوگ اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر سکیں ان کو فیس کی یا خرچے کی پریشانی نہ ہو اور اپنے بچوں کو چاہے لڑکا ہو یا لڑکی ان کو محنت مزدوری پر لگا کر پیٹ پالنے پر نہ لگائیں۔

بین الاقوامی اداروں کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی بہت کم ہے۔ ہم آج تک ایسا کوئی نظام مرتب نہیں کر سکے جو وقت کی ضرورت کے مطابق ہو اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکے۔ اگر ابھی مناسب اقدامات نہ کئے گئے تو بہت دیر ہو جائے گی۔

تحریر: مہر صدام حسین

جنت پاکستان تحریک کی سوچ

جنت پاکستان تحریک کیسے ایک چھوٹی سی مختصر سی جماعت اٹھی اورآہستہ آہستہ ایسے پھیلی ہے کہ ہر شخص پاکستان کا اس کے نام سے اب شناسا ہے یا ہو گیا ہے فیس بک کے مطابق کم از کم 2 کروڑ پاکستانی اس کے نام سے شناسا ہیں انہوں نے جنت پاکستان تحریک کا نام دیکھا ہے ایک چھوٹی سی جماعت اٹھی تھی اور اب ہزاروں اس میں آ کر مل رہے ہیں۔ کہنے والے کہتے ہیں آپ نے جنت نام کیوں رکھا اس جماعت کا میں کیا کہوں ہمارے انگریزی سکولوں کے پڑھے ہوئے بچے ہیں وہ شرماتے ہیں اسلام کا نام لینے سے حالانکہ جن انگریزی سکولوں میں پڑھا ہوں اور 30 سال سے بیرون ملک ہوں انگریزوں کی دنیا میں رہتا ہوں مجھے اسلام سے کبھی شرم نہیں آئی اور مجھے اپنا نام سناتے ہوئے کبھی شرم نہیں آئی اگر کسی نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے تو کہا اثر الاسلام کبھی شرم نہیں آئی تو کیا وجہ ہے کہ میں فخر کرتا ہوں اس آئیڈیالوجی پر اگر آپ اس آئیڈیولوجی کو جانیں کہ کیا ہے یہ تو آپ فخر کریں گے یہ جنت لفظ یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جھانسہ دے رہے ہیں اور پوچھو اپنے دل سے کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھانسہ دیا تھا جنت کا، یہ قرآن میں لفظ ہے جنت کتنی بار آیا ہے کیا یہ محض اس لیئے تھا کہ لوگ جھانسے میں آ جائیں نہیں یہ سامنے ہے آپ کے جنت یہ قیامت اس نظام کا قیام یہ سب آپ کے سامنے ہے آپ کے اختیار میں ہے آپ جس دن اللہ کا قانون قائم کریں گے وہ قانون جہاں رزق کی تقسیم اللہ کے قانون کے مطابق ہو گی وہاں آپ کی زندگی جنت بن جائے گی جس دن اللہ کا آپ وہ قانون قائم کریں گے جہاں کسی شخص کی کوئی ضرورت رکی نہ رہے اور کسی شخص کے پاس ضرورت سے زیادہ نہ رہے جس کا فیصلہ وہ شخص خود کرے جبر یا زور زبردستی نہیں ہے کیونکہ دین میں جبر نہیں ہے تو آپ کا معاشرہ خودبخود جنت بن جائے گا۔۔۔ ہمارے بچے یہ سوال کرتے ہیں کہ جی آپ پاکستان کو اُلٹی سمت میں کیوں لے جا رہے ہیں یہ خلافت یہ کیا نام لیتے ہیں۔

جاری ہے۔۔۔

خطبہ: ڈاکٹر اثر الاسلام سید

قانونِ فطرت

بے شک اللہ کا قانون سب سے عظیم ہے۔ اس مادی دنیا میں خدا کی ذمہ داریاں انسانوں کے ہاتھوں پوری ہوتی ہیں، اللہ ہمیشہ اپنے نظام سے دیتا ہے۔ لیکن یہ صرف اس صراط میں ممکن ہے جب آپ اللہ کو بادشاہت کی کرسی پر بیٹھا دیتے ہیں۔

ہر نفس کے رزق کی ذمہ داری خدا پر ہے۔ اس نے رزق کے اسباب وذرائع (resources) مہیا کر دیئے۔ اب یہ ذمہ داری اس نظام کے ہاتھوں پوری ہو گی جو قوانین خداوندی کے مطابق متشکل ہو۔ جو حکومت اللہ کے قانون کے مطابق بنے گی وہی ذمے دار ہو گی ان تمام کاموں کی جو اللہ کے کرنے کے ہیں۔ ایسے ہی صحیح معنوں میں اللہ کی حکومت قائم ہو گی۔ جیسے دعا انسان اللہ سے مانگتا ہے اور اللہ کے bahalf پر عباد اللہ اس کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔ اسی لئے آپ حج کے موقع پر کہتے ہیں کے "لبیک اللہ ھما لبیک میں ہوں نا، میں کروں گا تیرے نظام کی تکمیل، تیرا نائب بن کر۔ میں حاضر ہوں۔ اس لئے خدا کے بندوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ جس کام کا بھی ارادہ کریں اُس سے مقصد خدا کے اِس پروگرام کی تکمیل ہو۔

حضرت عمر نے کہا تھا کے خلیفہ اس لئے ہوتے ہیں کے تمہاری دعائیں اللہ تک پہنچنے سے روک سکیں، کیونکہ تمہاری یہ دعائیں حکومت کے خلاف اللہ کے دربار میں شکایتیں ہیں۔ یہی صلوۃ کا وہ نظام ہے جو اللہ کو حکومت کی کرسی پر بیٹھا کر انسان قائم کرتے ہیں جہاں سب کو سامان زیست میسّر ہو گا اور دنیا ایک جنّت بن جائے گی۔۔۔۔ بقول اقبال

آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
آ ملیں گے سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک
بزمِ گل کی ہم نفس بادِ صبا ہو جائے گی
شبنم افشانی مری پیدا کرے گی سوز و ساز
اس چمن کی ھر کلی درد آشنا ہو جائے گی
دیکھ لو گے سطوتِ رفتارِ دریا کا مآل
موجِ مضطر ہی اسے زنجیرِ پا ہو جائے گی
پھر دلوں کو یاد آ جائے گا پیغامِ سجود
پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی
نالۂ صیّاد سے ہوں گے نوا ساماں طیور
خونِ گلچیں سے کلی رنگیں قبا ہو جائے گی
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے، لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
شبگریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمہ توحید سے

تحریر: حسن ظہیر

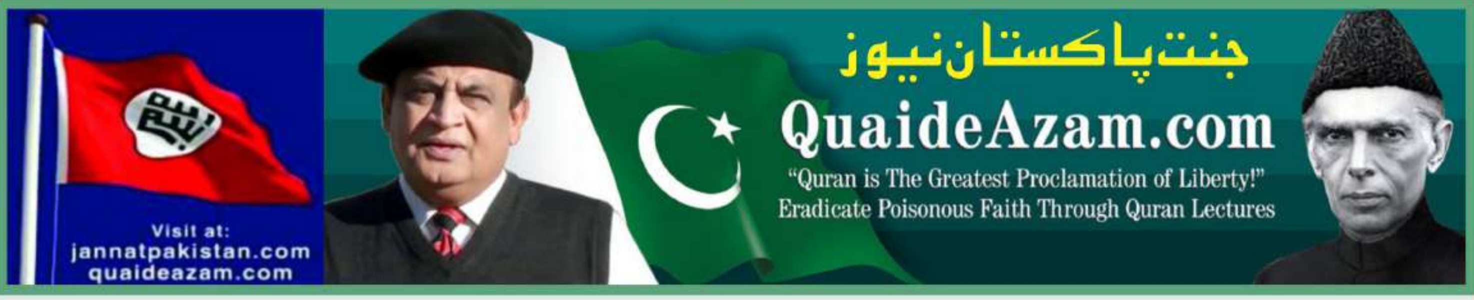

جنت پاکستان پارٹی

اللہ کی زمین اللہ کا نظام قائم کرنے میں جنت پاکستان پارٹی کا ساتھ دیں حقیقت شناسی سے کام لیں پاکستانی عوام نے ان پچھتر سالوں میں ہر قسم کی سیاسی شخصیات اور غیر سیاسی شخصیات کو آزما لیا ہے مگر عوام کی حالت دن بدن بد سے بدتر ہوتی چلی گئ ۔

ہاں چند منظور نظر خاندان ملک عزیز کے مالک بن گئے اللہ کے قانون کی حاکمیت کی بجائے ان خاندانوں نے اپنا گلا سڑا نظام دیا جس میں صرف اور صرف ان خاندانوں کا ہی بھلا ہوا یہ چند خاندان اسقدر طاقتور ہوگئے کہ اپنی مرضی سے آئین میں ردو بدل کرنے لگے ۔

دوسری طرف عوام بے چاری ہر آنیوالے دن کے ساتھ عذاب مسلسل میں گرفتار ہوتی رہی بلکہ تادم تحریر ہو رہی ہے کسی بھی حکومت نے اللہ کے قانون کو ترجیح نہیں دی بلکہ اس چند سالہ زندگی کو عیاشی اور طاقت کا مظاہرہ کرنے میں ضائع کر دیا اور عوام سدا کی بھولی صرف بد دعائیں دینے میں مصروف رہی کیونکہ انکو سکھایا ہی یہ گیا ہے مذہب کے نام پر ذہنوں میں اسقدر ڈر خوف بھر دیا گیا کہ وہ حقیقی حاکم کو بھول کر انہی حاکمین کو اپنا حاکم سمجھنے لگے ۔انہی حالات کو دیکھتے ہوئے اک مرد قلندر اٹھا اس نے کسی سے بھیک لینا گوارہ نہ کیا اپنی جیب سے اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے نعرہ مستانہ بلند کیا کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام قائم کرو اور اس طرح دور حاضر کے ایک عظیم ترین لیڈر ڈاکٹر اثر الاسلام سید نے جنت پاکستان پارٹی کی بنیاد رکھی اور پارٹی کو الیکشن کمیشن پاکستان سے رجسٹرڈ کروایا اپنی حق گوئی اور سچائی کی بدولت پاکستانی عوام کے دلوں میں گھر کرنا شروع کر دیا مذہبی اور دنیاوی فراڈ کی دھجیاں بکھیر دیں عوام جوق در جوق انکے خطبات سننے لگی یہاں سے کچھ نادیدہ ہاتھوں کو انکی مقبولیت ایک آنکھ نہ بھائی اور انکے زیر استعمال سوشل میڈیا پر پابندیاں لگانا شروع کر دیں مگر یہ تو وہ چنگاری تھی جو سلگ رہی تھی انکے پر اثر مبنی بر حق خطبات سنکر لوگ انکے حلقہ ارادت میں شامل ہونے لگے اور تا حال ہو رہے ہیں ۔

آئیے آج ایک وعدہ کریں کہ آنیوالے وقت میں اللہ کے نظام کی راہ ہموار کریں جہاں غریب آدمی کی عزت نفس محفوظ ہو جہاں اللہ کے قوانین کی حکمرانی ہو جہاں ریاست ماں کا کردار ادا کرے ہم نے سب کو آزما لیا اب انکا بھی حق ہے اور پاکستانی قوم کے مسائل کا واحد حل یہی جماعت ہے اپنے اپنے علاقے میں جماعت کی ترقی، و اشاعت کے لیے کام کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت بن چکی ہے ورنہ وہ دن دور نہیں جب داستان نہ ملے گی داستانوں میں ۔

تحریر: بلال ساغر

اگر آپ اپنی تحریر شاعری نیوز لیٹر میں شائع کروانا چاہتے ہیں تو اس ای میل ایڈریس پر ارسال کریں۔

www.jannatpakistannews786@gmail.com یا اس نمبر پر واٹس ایپ کریں 0301-5758221